# یااللہ ہمارے دلوں کو تقویٰ سے آراستہ فرما دے

## الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِيكِ الْمُقْتَدِرِ، أَعَدَّ لِلْمُتَّقِينَ مَقْعَدَ صِدْقٍ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ سُبْحَانَهُ:(وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ)[1].

**محترم حضرات وسامعینِ گرامی قدر!** بلاشبہ ہر وقت اور ہر جگہ اللہ تعالی کی قدرت اور اس کی رقابت ونگرانی کا استحضار رکھنا بہت نیک عمل ہے اور ظاہر وباطن میں اللہ جل شانہ سے ڈرتے رہنا بہت عظیم صفت ہے یقیناً تقوی اور خشیت الہی ایک جلیل القدر عبادت اور انتہائی پاکیزہ خصلت ہے ہر مومن کو اسے اپنانے کی اور اس سے مزین ہونے کی ضرورت ہے کیونکہ تقوی سب سے قیمتی دولت اور سب سے بہترین توشہ ہے اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ( وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى

---

(١) المائدة : ٨٨.

وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ)[١]. اور توشہ ساتھ لے لیا کرو پس بہترین توشہ اور زادِ راہ تو تقوی ہے اور اے عقل والو مجھ سے ڈرتے رہو، تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام خشیت اور تقوی کے اعلی مقام پر فائز تھے اور اپنی قوم کو تقوی اختیار کرنے کی اور اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں باری تعالی جلّ جلالہ کا فرمان ہے:( إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ)[٢]. جبکہ ان کے بھائی نوح نے ان سے کہا کہ: کیا تم لوگ اللہ سے ڈرتے نہیں ہو، اسی طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بابت ارشاد ہے:( وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ)[٣]. اور ہم نے ابراہیم کو (رسول بنا کر بھیجا) جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ: اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے رہو، اللہ کے نبی حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم ثمود کو اس طرح تقوی کی تاکید فرمائی تھی:( إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ)[٤]. جبکہ ان کے بھائی صالح نے ان سے کہا کہ: کیا تم لوگ اللہ سے ڈرتے نہیں ہو، نبیٔ رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو مسلسل خشیتِ الٰہی اور تقوی کی وصیت فرمایا کرتے صحابیٔ جلیل سیدنا ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست

---

(١) البقرة : ١٩٧ .
(٢) الشعراء : ١٠٦.
(٣) العنكبوت : ١٦.
(٤) العنكبوت : ١٦.

کی کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیں تو آپ ﷺ نے ان کو تقوی کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: « اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ »[1]. جہاں کہیں بھی رہو اللہ سے ڈرتے رہو، سید المتقین ﷺ اللہ تعالی سے تقوی کی دعا فرمایا کرتے: « اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا »[2]. یااللہ میرے نفس کو اس کا تقوی عطا فرما آپ ﷺ سے یہ دعا بھی منقول ہے: « اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى »[3]. یااللہ میں تجھ سے ہدایت اور تقوی کا سوال کرتا ہوں

اللہ تعالی سے تقوی اختیار کرنے والو! اللہ سے ڈرنے کا اور تقوی کا مطلب ہے اس کے تمام احکام کو پورا کرنا اس کی نافرمانی سے مکمل طور پر بچنا اور ان تمام اقوال وافعال کا اہتمام کرنا جو اللہ کی رضا اور خوشنودی کا سبب ہیں[4] تقوی کی فضیلت کی وجہ سے رب ذو الجلال والاکرام نے بار بار خشیت اور تقوی والے بندوں کی تعریف فرمائی ہے اور ان کو کامیابي کی بشارت دی ہے: ﴿ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾[5]. اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اور اللہ سے تقوی اختیار کرے گا اور اس کی نافرمانی سے ڈرے گا پس ایسے ہی

---

(١) الترمذي : ١٩٨٧ ، وأحمد ٢٢٠١٢ ، واللفظ له.
(٢) مسلم : ٢٧٢٢.
(٣) مسلم : ٢٧٢١.
(٤) تفسير الرازي : (٢/٢٦٧).
(٥) البقرة : ١٨٥.

لوگ کامیاب ہونے والے ہیں، یعنی ایسے ہی بندے اللہ کی رضا حاصل کرنے میں کامیاب ہونے والے ہیں اور اس کے عذاب سے محفوظ رہنے والے ہیں[1]

نیکی اور تقوی کی صفت اپنانے والو! آئیے ذرا متقیوں کی صفات اور ان کے اعمال وافعال پر غور کریں تاکہ ہم بھی ان اعمال وافعال کا اہتمام کرکے اپنے اندر تقوی اور خشیت الہی کی صفت پیدا کر سکیں، تو جاننا چاہئے کہ ان میں سب سے افضل عمل اور سب سے بنیادی سبب قرآن کریم سے خصوصی محبت وتعلق ہے بلاشبہ قرآن کریم ذریعۂ ہدایت اور سراپا رنور ا نیت ہے قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور اس کو خاموشی اور توجہ سے سننا تقوی کا عمل ہے نیز اس کے معانی میں غور وفکر کرنا اور اس کی ہدایات کی مطابق زندگی گذارنا متقیوں کی صفات میں شامل ہے رب ذوالجلال والاکرام کا فرمان ہے :( الم* ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ)[2]. الم یہ کتاب ایسی ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے سراپا ہدایت ہے، اسی طرح رزق حلال اور پاکیزہ کمائی بھی تقوی کا ایک بنیادی سبب ہے در حقیقت اللہ پر توکل کرکے اپنی قوت و محنت سے رزق حلال حاصل کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور حلال روزی سے اپنے بچوں کی پرورش اور تربیت کرنا بہت بڑا تقوی ہے خدائے عزّوجلّ کا فرمان ہے :( وَكُلُوا

---

(١) تفسير الطبري :(١٧/٣٤٣).
(٢) البقرة : ١ - ٢.

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ)[١]. اوراللہ تعالی نے جوحلال اور پاک چیزیں تم کوعطافرمائی ہیں ان میں سے کھاو(پیو)اوراللہ سے تقوی اختیار کروجس پر تم لوگ ایمان رکھتے ہو، آدمی کے اندر اس وقت تک تقوی کا نور نہیں پیدا ہوسکتا اور وہ اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک کہ اس کی روزی حلال نہ ہو اور جب تک کہ اس کو اس بات کا اطمئنان نہ ہو کہ اس کی آمدنی کا ذریعہ کیا ہے اور لباس وپوشاک اور کھانے پینے کی چیزیں اس کو کہاں سے حاصل ہو رہی ہیں[٢]

آدمی اس وقت تک متقی اور اپنے اللہ سے ڈرنے والا نہیں بن سکتا جب تک کہ اس کی روزی اور اس کا کھانا پینا حلال نہ ہو،اسی طرح اچھے اخلاق اور پاکیزہ صفات بھی تقوی اور خشیت حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہیں یقیناً صبروشکر سچائی وعدہ وفائی اور صلہ رحمی وغیرہ کا اہتمام کرنا نیز لوگوں کے ساتھ الفت ومحبت تواضع اور اچھے اخلاق سے پیش آنا اللہ کی رضا کا سبب اور تقوی کی دلیل ہے رب کریم ایسے بندوں کو اپنی محبت کی بشارت دے رہاہے:( بَلَى مَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ وَاتَّقَى فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ)[٣]. کیوں نہیں جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے اور اللہ تعالی سے ڈرتا رہے تو بے شک اللہ تعالی متقیوں سے محبت فرماتا ہے

---

(١) المائدة : ٨٨.
(٢) سير أعلام النبلاء : (٥/٧٤). القائل هو : مَيْمُوْن بن مِهْرَان.
(٣) آل عمران : ٧٦.

نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والو! اسی طرح میاں بیوی کا آپس میں لطف و محبت کا معاملہ کرنا اور ایک دوسرے کے جذبات کی قدر کرنا بہت نیک عمل ہے اس سلسلے میں نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ کی حیات مبارکہ اور آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی ہمارے لئے اسوہ اور نمونہ ہے زوجین کی باہمی وفاداری اور قدر دانی تقوی کا سبب ہے اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی تقوی کی علامت ہے ایک حدیث میں رحمت عالم ﷺ نے شوہروں کو حکم فرمایا :« فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللَّهِ»[1]. بیویوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ تم نے اللہ کی امان کے ذریعے ان کو حاصل کیا ہے، ایسے ہی اپنے بچوں کو شفقت وکرم سے نوازنا اور ان کی اچھی تربیت کرنا تقوی کی علامت ہے اور اولاد کے درمیان شفقت و محبت میں برابری کرنا اور عطیہ وہدیہ میں ان کے درمیان عدل وانصاف کرنا تقوی کی صفات میں شامل ہے رسول رحمت ﷺ نے اولاد کے درمیان انصاف کی تاکید فرمائی ہے :« فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ»[2]. پس اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو ،عدل وانصاف کا حکم فقط اولاد اور بچوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اس کا عمومی حکم ہے

(١) مسلم : ١٢١٨ .
(٢) البخاري : ٢٥٨٧ .

درحقیقت عدل وانصاف ہمارے دین کے بنیادی احکام میں شامل ہے شریعت نے ہمیں ہرایک کے ساتھ عدل کی تاکید فرمائی ہے یہ تقوی تک پہونچانے والاعمل ہے:(اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ)[1]. عدل کیا کرو کہ وہ تقوی سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالی سے ڈرو بلا شبہ اللہ تعالی کو تمھارے سب اعمال کی پوری خبر ہے، انصاف کی بدولت آدمی کولوگوں کا اعتماد حاصل ہوتاہے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اس کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور معاشرے میں امن وامان اور سکون واطمئنان کی فضاعام ہوتی ہے

محترم سامعین وحاضرین مسجد! جیساکہ عرض کیاگیا تقوی بڑی عظیم صفت ہے جو لوگ ہرحال اور ہر معاملے میں اللہ سے ڈرتے ہیں انہیں دنیااور آخرت کی کامیابی نصیب ہوتی ہے باری تعالی متقیوں کو خوشگوار زندگی اور قلبی سکون عطا فرماتا ہے ان کیلئے کامیابی اور نجات کی راہیں پیدا کرتاہے اوران کوبے شان وگمان روزی عطافرماتاہے:(وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا* وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)[2]. اور جو شخص اللہ سے ڈرتاہے تواللہ تعالی اس کیلئے نجات کی راہ نکال دیتاہے اور اسکوایسی جگہ سے رزق عطافرماتاہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتاایک دوسری آیت میں ارشاد

---

(۱) المائدة : ۸ .
(۲) الطلاق : ۲ - ۳.

ہے :﴿ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا﴾[1]. اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالی اس کے کام میں آسانی پیدا فرما دیتا ہے، اسی طرح اللہ جَلَّ جَلَالُهُ اپنے متقی بندوں کو اپنی عنایت و رحمت سے نوازتا ہے اور لوگوں کے درمیان ان کو اعزاز و احترام اور عزت و تکریم عطا فرماتا ہے :﴿ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾[2]. بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا اشریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو، یااللہ یا کریم ہمارے قلوب میں تقوی پیدا فرمادے ہم کو تقوی اور خشیت سے مالا مال فرمادے اور ہم کو اپنے متقی بندوں میں شامل فرمالے *

فَاللَّهُمَّ آتِ نُفُوسَنَا تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، وَوَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ؛ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[3].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) الطلاق : ٤.
(٢) الحجرات : ١٣.
(٣) النساء : ٥٩.

## الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، سُبْحَانَهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! تقوی کی بے انتہا اہمیت اور فضیلت ہے اور اس کے بے شمار برکات و ثمرات ہیں اسکی برکت سے بندوں کے تمام گناہ مُعاف ہوجاتے ہیں اور ان کو کثیر اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے باری تعالی کا سچا وعدہ ہے: ( وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا)[1]. جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالی اس کے گناہوں کو مُعاف فرما دیتا ہے اور اس کو عظیم اجر عطا فرماتا ہے، اور قیامت کے دن ان کو اپنی بارگاہ میں عزت و تکریم عطا فرمائے گا[2]: ( يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا)[3]. جس روز ہم متقیوں کو رحمان کی طرف مہمان بنا کر جمع کریں گے، قرآن کریم میں باری تعالی نے متقیون کے اجر و ثواب اور ان کے اعزاز واکرام کو بڑے انوکھے انداز میں بیان فرمایا ہے: ( وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى

---

(١) الطلاق : ٥.

(٢) تفسير ابن كثير : (٢٦٤/٥).

(٣) مريم : ٨٥.

الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ)[1]. اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ ہوکر جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچیں گے جبکہ اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے محافظ ان سے کہیں گے سلام ہو آپ پر: خوب رہے آپ حضرات پس اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جائیں، الحاصل تقوی اختیار کرنا اللہ کے احکام پر عمل کرنا اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہنا بہت عظیم صفت ہے لہذا ہم سب کو اپنے قلوب کی پاکیزگی اور تقوی پر خصوصی توجہ دینی چاہیے اور اپنے آپ کو تقوی اور خشیتِ الٰہی کے زیور سے مزین کرنا چاہیے اس کی برکت سے ہمیں دنیا و آخرت کی سعادت حاصل ہوگی اور اللہ کی رضا و خوشنودی نصیب ہوگی آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین ہمارے قلوب میں تقوی کا نور پیدا فرمادے اور ہم کو ظاہر و باطن میں اپنی ذات سے ڈرنے والا بنادے ہم کو اِنابت واطاعت کی سعادت عطا فرما دے اور ہمارے قلوب کو اپنی محبت و قربت سے معمور فرما دے ٭٭٭

(١) الزمر : ٧٣.

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعَالَى:( **إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**)(١).

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ صِحَّةَ إِيمَانٍ، وَإِيمَانًا فِي حُسْنِ خُلُقٍ، وَنَجَاحًا يَتْبَعُهُ فَلَاحٌ، وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً، وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْبَارِّينَ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، الْمُحْسِنِينَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَأَرْحَامِهِمْ.

**اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ خليفةْ بن زايدْ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.**

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ، اللَّهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ، وَلَا مَرِيضًا إِلَّا شَفَيْتَهُ، وَلَا مَيْتًا إِلَّا

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

رَحْمَتَهُ، وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ، فَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ.

**اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

**عِبَادَ اللَّهِ:** اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.